S_2006_10_135_139)

سپریم کورٹ رپورٹس (2006) SUPP. 10 ایس سی آر

شاہ منسکھ لال چھگن لال (متوفی) بذریعہ قانونی نمائندے

بنام

گوہل امرسنگ گووند بھائی (متوفی) بذریعہ قانونی نمائندے

5 دسمبر 2006

(ڈاکٹر ارجیت پسیات اور ایس۔ ایچ۔ کپاڈیا، جسٹسز)

ضابطہ دیوانی کی کاروائی، 1908۔ دفعہ 100 - دوسری اپیل - قابل سماعت ہونا، جب کوئی اہم قانونی سوال تشکیل نہ دیا گیا ہو۔ فیصلہ: قابل سماعت نہیں۔

الفاظ اور فقرات۔ عبارت 'کسی دوسرے اہم قانونی سوال'۔ کا مطلب۔ ضابطہ دیوانی کی کاروائی، 1908 کی دفعہ 100 (5) کے تناظر میں۔

موجودہ اپیل میں غور طلب سوال یہ ہے کہ کیا عدالت عالیہ نے ضابطہ دیوانی کی کاروائی، 1908 کی دفعہ 100 کے تحت دائر دوسری اپیل کی منظوری دینے کا جواز پیش کیا تھا۔

اپیل کو تصفیہ کرتے ہوئے اور معاملہ کو عدالت عالیہ کو واپس بھیجتے ہوئے، عدالت نے:

فیصلہ: 1۔ عدالت عالیہ کی جانب سے منظور کیے گئے متنازعہ فیصلے کا جائزہ لینے سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ قانون کا کوئی ٹھوس سوال تیار کیا گیا ہے یا اس سوال پر دوسری اپیل کی سماعت کی گئی ہے۔ ایسا ہونے کی وجہ سے فیصلہ برقرار نہیں رکھا جاسکتا۔ (137-سی-ڈی)

ایشورداس جین بنام سوہن لال (2000) 1 ایس سی سی 434۔ روپ سنگھ بنام رام سنگھ، (2000) 3 ایس سی سی 708۔ کنہیا لال بنام انوپ کمار، (2003) 1 ایس سی سی 430۔ چاڈت سنگھ بنام بہادر رام اور دیگران (2004) 6 ایس سی سی 359۔ جوزف سیورن اور دیگران بنام بینی میتھیو اور دیگر (2005) 7 ایس سی سی 667۔ سسی کمار اور دیگران بنام کنناتھ چیلا پن نائر اور دیگران (2005) 12 ایس سی سی 588۔ جوالا سنگھ (متوفی) بذریعہ قانونی نمائندے بنام جگت سنگھ بذریعہ قانونی نمائندے جے ٹی (2006) 8 ایس سی 483 اور سی اے سلیمان اور دیگر بنام اسٹیٹ بینک آف ٹریونکور، الوائی اور دیگران (2006) 6 ایس سی سی 392 پر انحصار کرتے ہیں۔

2۔ دفعہ 100 کی ذیلی دفعہ (5) کی شرط صرف اسی صورت میں لاگو ہوتی ہے جب قانون کا کوئی اہم سوال پہلے ہی تیار کیا جا چکا ہو اور یہ عدالت عالیہ کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ قانون کے کسی بھی دوسرے اہم سوال پر اپیل کی سماعت کرے۔ "قانون کے کسی بھی دوسرے اہم سوال پر" کا اظہار واضح طور پر ظاہر کرتا ہے کہ قانون کا کوئی ٹھوس سوال پہلے ہی تیار کیا گیا ہوگا اور پھر قانون کا ایک اور اہم سوال جو پہلے تشکیل نہیں دیا گیا تھا، عدالت عالیہ اس کی وجوہات کے لئے لے سکتا ہے، اگر اس کا خیال ہے کہ اس معاملے میں ایسا سوال شامل ہے۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 5614 آف 2006۔

گجرات ہائی کورٹ احمد آباد کے فیصلہ اور حکم مورخہ 29.8.2002 میں ایس اے نمبر 491 سال 1978 کے حوالے سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے رگھوناتھ۔

جواب دہندگان کی طرف سے رامیشور پرساد گوئل۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا:

جسٹس ڈاکٹر ارجیت پسیات، اجازے دے دی گئی۔

اس اپیل میں چیلنج گجرات عدالت عالیہ کے ایک فاضل واحد جج کے ذریعے دیے گئے فیصلے کو ہے۔مدعاعلیہان کی طرف سے دائر دوسری اپیل کو ضابطہ دیوانی کی کاروائی، 1908 (مختصر میں 'ضابطہ') کی دفعہ 100 کے تحت منظور کیا گیا تھا۔اگرچہ اپیل کی حمایت میں مختلف سوالات اٹھائے گئے تھے،لیکن بنیادی طور پر اس بات پر روشنی ڈالی گئی تھی کہ قانون کا کوئی ٹھوس سوال تیار کیے بغیر دوسری اپیل کی منظوری دی گئی تھی۔

جب معاملہ طلب کیا جاتا ہے تو مدعاعلیہان کی طرف سے کوئی پیشی نہیں ہوتی ہے حالانکہ فاضل وکیل پیش ہوئے تھے۔

ضابطہ کی دفعہ 100 "دوسری اپیل" سے متعلق ہے۔یہ شق درج ذیل ہے:

"100 (1) اس ضابطہ اخلاق یا کسی دوسرے قانون کے تحت واضح طور پر فراہم کردہ کسی بھی قانون کے علاوہ، عدالت عالیہ کے ماتحت کسی بھی عدالت کی طرف سے اپیل میں منظور کردہ ہر حکم نامے سے اپیل عدالت عالیہ میں دائر کی جائے گی، بشرطیکہ عدالت عالیہ اس بات سے مطمئن ہو کہ اس معاملے میں قانون کا ایک اہم سوال شامل ہے۔

(2) اس دفعہ کے تحت اپیل یکطرفہ طور پر منظور کردہ اپیلیٹ فرمان سے ہو سکتی ہے۔

(3) اس دفعہ کے تحت اپیل کی یادداشت میں اپیل میں شامل قانون کے اہم سوال کو واضح طور پر بیان کیا جائے گا۔

(4) جہاں عدالت عالیہ اس بات سے مطمئن ہو کہ کسی بھی معاملے میں قانون کا کوئی اہم سوال شامل ہے تو وہ اس سوال کی تشکیل کرے گا۔

(5) اپیل کی سماعت اس طرح تیار کردہ سوال پر کی جائے گی اور مدعا علیہ کو اپیل کی سماعت کے وقت یہ دلیل دینے کی منظوری دی جائے گی کہ کیس میں ایسا سوال شامل نہیں ہے:

بشرطیکہ اس ذیلی دفعہ میں کوئی بھی چیز عدالت کے اس اختیار کو چھیننے یا کم کرنے کے قابل نہیں سمجھی جائے گی کہ وہ قانون کے کسی دوسرے اہم سوال پر اپیل کی سماعت کرے، جو اس کی طرف سے تیار نہیں کی گئی ہے، اگر وہ مطمئن ہے کہ اس معاملے میں ایسا سوال شامل ہے۔

عدالت عالیہ کی جانب سے منظور کیے گئے فیصلے کا جائزہ لینے سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ قانون کا کوئی سوال تیار کیا گیا ہے یا اس سوال پر دوسری اپیل کی سماعت کی گئی ہے۔ ایسا ہونے کی وجہ سے فیصلہ برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔

ایشورداس جین بنام سوہن لال، (2000) 1 ایس سی سی 434، اس عدالت نے پیرا 10 میں اس طرح کہا ہے:

10۔ اب دفعہ 100 سی پی سی کے تحت 1976 کی ترمیم کے بعد عدالت عالیہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ قانون کا ایک اہم سوال تیار کرے اور ایسا کیے بغیر پہلی اپیلیٹ کورٹ کے فیصلے کو تبدیل کرنا جائز نہیں ہے۔

ایک بار پھر روپ سنگھ بنام رام سنگھ، (2000) 3 ایس سی سی 708 میں، اس عدالت نے یہ اظہار کیا ہے کہ عدالت عالیہ کا دائرہ اختیار صرف ان اپیلوں تک محدود ہے جن میں قانون کے اہم سوال شامل ہیں۔ مذکورہ فیصلے کے پیراگراف 7 میں لکھا ہے:

"7۔ اس بات کا اعادہ کیا جانا چاہئے کہ عدالت عالیہ کی دفعہ 100 سی پی سی کے تحت دوسری اپیل پر غور کرنے کا دائرہ اختیار صرف ایسی اپیلوں تک محدود ہے جس میں قانون کا کافی سوال شامل ہے اور یہ عدالت عالیہ کو دفعہ 100 سی پی سی کے تحت اپنے دائرہ اختیار کا استعمال

کرتے ہوئے حقائق کے خالص سوالات میں مداخلت کرنے کا کوئی اختیار نہیں دیتا ہے۔اس کے علاوہ، معاملے کو نمٹاتے وقت، عدالت عالیہ نے دوسری اپیل قبول کرتے وقت اس کے ذریعہ بنائے گئے قانون کے سوال پر بھی دھیان نہیں دیا کیونکہ مذکورہ فیصلے میں اس کا کوئی حوالہ نہیں ہے۔مزید برآں، بارثبوت عدالتوں نے شواہد کو سراہنے کے بعد کہا کہ مدعا علیہ ایک بٹائی کی حیثیت سے احاطے میں داخل ہوا، یعنی کرایہ دار کی حیثیت سے اور اس کا قبضہ منظوری شدہ تھا اور اس کے پاس کوئی دلیل یا ثبوت نہیں تھا کہ یہ کب منفی اور معاندانہ ہو گیا۔مندرجہ ذیل دونوں عدالتوں کے ذریعہ درج کردہ یہ نتائج ثبوتوں اور ریکارڈ پر موجود مواد کی مناسب تعریف پر مبنی تھے اور ان نتائج میں کوئی غلط، غیر قانونی یا بے قاعدگی نہیں تھی۔اگر مدعا علیہ نے مقدمہ کی زمین پر پٹہ دار کی حیثیت سے یا بٹائی معاہدے کے تحت قبضہ حاصل کیا ہے تو منظور شدہ قبضے سے یہ اس پر منحصر ہے کہ وہ ٹھوس شواہد کے ذریعے ثابت کرے کہ مخالفانہ بیان صفحہ 1532 اور قبضہ اصل مالک کے علم کے منافی ہے۔لمبے عرصے تک صرف قبضے کا نتیجہ یہ نہیں نکلتا کہ منظور شدہ قبضے کو منفی قبضے میں تبدیل کر دیا جائے (ٹھاکر کشن سنگھ بنام اروند کمار)، (1994) 6 ایس سی سی 591۔لہٰذا عدالت عالیہ کو نیچے دی گئی دونوں عدالتوں کے ذریعے درج حقائق کے نتائج میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے تھی۔

کنہیا لال بنام کنہیا لال میں اس موقف کا اعادہ کیا گیا ہے۔ انوپ کمار، (2003) آئی ایس سی سی 430۔

چدت سنگھ بنام بہادر رام اور دیگر (2004) 6 ایس سی سی 359، یہ اس طرح مشاہدہ کیا گیا تھا:

"6۔ضابطہ کی دفعہ 100 کے پیش نظر یاداشت کی اپیل میں دفعہ 100 کی ذیلی دفعہ (3) کے تحت اپیل میں شامل ٹھوس سوالات یا سوالات کو واضح طور پر بیان کیا جائے گا۔جہاں عدالت عالیہ اس بات سے مطمئن ہو کہ کسی بھی معاملے میں قانون کا کوئی اہم سوال شامل ہے، وہ اس سوال کو ذیلی دفعہ (4) کے تحت تیار کرے گا اور دوسری اپیل اس سوال پر سنی جائے گی جو دفعہ 100 کی ذیلی دفعہ (5) میں بیان کیا گیا ہے۔

اس عدالت نے جوزف سیورن اور دیگران بنام بینی میتھیو اور دیگران (2005) 7 ایس سی سی 667 میں اس پوزیشن کو اجاگر کیا تھا۔ سسی کمار اور دیگران بنام کنناتھ چیلا پن نائر اور دیگران (2005) 12 ایس سی سی 588۔ جوالا سنگھ بذریعہ قانونی نمائندے بنام جگت سنگھ (ڈی) قانونی نمائندوں جے ٹی (2006) 8 ایس سی 483 اور سی اے سلیمان اور دیگر بنام دیگر اسٹیٹ بینک آف ٹریونکور، الوی اور دیگر (2006) 6 ایس سی سی 392۔

دفعہ 100 کی ذیلی دفعہ (5) کا اطلاق صرف اس صورت میں ہوتا ہے جب قانون کا کوئی ٹھوس سوال پہلے ہی تیار کیا جا چکا ہو اور یہ عدالت عالیہ کو قانون کے کسی بھی دوسرے اہم سوال پر درج وجوہات کی بنا پر اپیل کی سماعت کرنے کا اختیار دیتا ہے۔" قانون کے کسی بھی دوسرے اہم سوال پر" کا اظہار واضح طور پر ظاہر کرتا ہے کہ قانون کا کوئی ٹھوس سوال پہلے ہی تیار کیا گیا ہوگا اور پھر قانون کا ایک اور اہم سوال جو پہلے تشکیل نہیں دیا گیا تھا، عدالت عالیہ اس کی وجوہات کے لئے لے سکتا ہے، اگر اس کا خیال ہے کہ اس معاملے میں ایسا سوال شامل ہے۔

ان حالات میں مذکورہ فیصلے کو کالعدم قرار دے دیا جاتا ہے اور اس معاملے کو قانون کے مطابق نمٹانے کے لئے عدالت عالیہ کو بھیج دیا جاتا ہے۔

مذکورہ بالا شرائط میں اپیل نمٹا دی جاتی ہے جس میں اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں ہوتا ہے۔

ڈی جی۔

اپیل نمٹا دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2025.06.05 11:43
I am the author of this
document